نقد ونظر

پروفیسر حافظ محمد دین قاسمی

# 'طلوعِ اسلام' کی خدمتِ عالیہ میں

وحی صرف قرآن ہی میں ہے یا قرآن کے علاوہ بھی پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی آیا کرتی تھی؟ اس پر علماے کرام نے قرآن کریم کی روشنی میں بہت کچھ لکھا ہے، لیکن منکرین حدیث کے ہم نواؤں میں سے مولوی ازہر عباس صاحب، فاضل درسِ نظامی فرماتے ہیں:

''لیکن جو اصل موضوع ہے، اور سب منکرین حدیث کا اصل الاصول اور عروۃ الوثقیٰ ہے کہ حدیث وحی نہیں ہے اور 'وحی صرف قرآن میں ہے۔' اس موضوع پر کچھ تحریر کرنے سے ہمارے علماے کرام ہمیشہ بچتے رہے اور اجتناب کرتے رہے ہیں۔''①

''ہمارے علماے کرام، حدیث کو وحی ثابت کرنے کے لئے مضمون تحریر کرنے سے کیوں گریز کرتے ہیں۔ تاحال کسی کتاب / رسالہ یا 'محدث' میں ایسا مضمون نہیں تحریر کیا گیا جس میں حدیث کو وحی خفی ثابت کیا گیا ہو۔''②

اس صریح کذب اور واضح جھوٹ کا پردہ چاک کرتے ہوئے، میں نے یہ لکھا تھا کہ

''مقالہ نگار، اگر واقعی اس مسئلہ کی کھوج کرید میں مخلص ہوتے، تو ان کی رسائی اُس قلمی مناظرے تک ضرور ہوجاتی جو طلوعِ اسلام کی فکر سے وابستہ ایک فرد ڈاکٹر عبدالودود صاحب اور مولانا مودودیؒ کے درمیان واقع ہوا تھا، اور جس کی پوری رُوداد ترجمان القرآن ستمبر ۱۹۶۱ء میں اور بعد ازاں 'سنت کی آئینی حیثیت' کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوئی تھی۔ اس قلمی مناظرہ میں منکرین حدیث کے جملہ دلائل کا (بالخصوص وحی خفی پر اعتراضات کا) ایسا مسکت، اطمینان بخش اور ایمان افروز جواب دیا گیا تھا (اور ہے) جو بہت سی بھٹکتی ہوئی شخصیتوں کے لئے باعثِ ہدایت ثابت ہوا تھا (اور ہے)۔③

ہمارے اس بگڑے ہوئے ماحول میں یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ جب کوئی شخص جھوٹ

---

① طلوع اسلام، مئی ۲۰۰۵ء، ص ۳۰ ② طلوع اسلام، مئی ۲۰۰۵ء، ص ۳۰

③ محدث، اگست ۲۰۰۵ء، ص ۳۱۔۳۲

www.KitaboSunnat.com

بولتا ہے تو اُسے نباہنے کے لئے اُسے اور کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔یہی حال ہمارے فاضل درسِ نظامی مولوی ازہر عباس صاحب کا ہے۔'سنت کی آئینی حیثیت' کے بارے میں دانستہ یا نادانستہ دروغ گوئی کرتے ہوئے وہ محولہ بالا قلمی مباحثے کی بابت لکھتے ہیں :

''اس مباحثہ کا موضوع سنت کی آئینی حیثیت تھا۔ اس سارے مباحثہ میں ایک لفظ بھی — 'حدیث وحی ہے' — کے موضوع پر نہیں۔''④

اس کذبِ صریح کی پردہ دری کرتے ہوئے، میں نے یہ لکھا تھا کہ

''اس مباحثہ میں مولانا (مودودیؒ) محترم نے ڈاکٹر عبدالودود صاحب کے جملہ سوالات واعتراضات کا وافی کافی اور شافی جواب دیا ہے اور منکرین حدیث کے اس نظریہ کی تغلیط کی تھی کہ — وحی صرف قرآن ہی میں ہے اور خارج از قرآن وحی کا کہیں وجود نہیں ہے۔''⑤

علاوہ ازیں مدیر محدث نے بھی ماہنامہ محدث کے 'فتنۂ انکار حدیث نمبر' میں شائع شدہ ۷۰۰ مقالات کی فہرست میں، ایسے مقالات کا ذکر کیا تھا جو موضوع زیر بحث سے متعلق تھے، ان کے بارہ میں پھر صریح جھوٹ بولتے ہوئے فاضل درسِ نظامی مولوی ازہر عباس صاحب نے جب یہ کہہ کر انکار کیا کہ

''جہاں تک ...... انکارِحدیث نمبر میں اس موضوع پر شائع ہونے والے ۷۰۰ کے لگ بھگ مقالات کی فہرست کے متعلق تحریر فرمایا ہے تو نہایت حیرت واستعجاب کی بات ہے کہ ان ۷۰۰ مقالات میں سے ایک مقالہ بھی — 'حدیث وحی ہے' — کے موضوع پر نہیں ہے۔''⑥

پھر الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق، اس کے متصل بعد ہی فاضل درس نظامی صاحب یہ لکھتے ہیں کہ

''مجھے حیرت ہوتی ہے کہ قاسمی صاحب جیسے لوگ کیسے اس درجہ علمی بددیانتی کا ارتکاب کردیتے ہیں اور کس طرح قارئین کو مغالطہ دیتے ہیں۔ وہ فہرست طبع شدہ موجود ہے اور ہر شخص، وہ پڑھ کر اس علمی بددیانتی (Intllectual Dishonesty) کی تصدیق کرسکتا ہے۔''⑦

اس واضح دروغ اور بددیانتی کی قلعی محترم مدیر 'محدث' جناب حافظ حسن مدنی کو یہ کہہ کر

④ طلوع اسلام، نومبر ۲۰۰۵ء، ص ۲۵
⑤ محدث نومبر ۲۰۰۵ء، ص ۵۶
⑥ طلوع اسلام، نومبر ۲۰۰۵ء، ص ۲۵
⑦ طلوع اسلام، نومبر ۲۰۰۵ء، ص ۲۵

© rasailojaraid.com

کھولنا پڑی کہ

''خواجہ ازہر عباس صاحب کا یہ کہنا کہ 'فتنۂ انکار حدیث نمبر' میں شائع ہونے والی فہرست میں ایک مضمون بھی 'حدیث وحی ہے' کے موضوع پر موجود نہیں، صریح غلط بیانی اور بددیانتی ہے جب کہ وہاں انکار حدیث کے ردّ میں مضامین کی طویل فہرست میں حدیث کے وحی ہونے کا ایک مستقل عنوان قائم کرکے اس کے تحت کئی مضامین کی فہرست شائع کی گئی ہے جس میں جید اہل علم اور شیوخ الحدیث کے مضامین بھی شامل ہیں مثلاً ① مولانا ثناء اللہ امرتسری کا مقالہ بعنوان 'حدیث منزل من اللہ ہے!' ② مولانا محمد محدث گوندلوی کا مقالہ بعنوان 'اقسام وحی' ③ مولانا عبدالغفار حسن کا مقالہ 'وحی، نبوت، سنت اور حدیث' ④ سابق مدیر معاون 'محدث' مولانا اکرام اللہ ساجد کا ۴ قسطوں پر محیط مقالہ 'حدیثِ رسولؐ وحی ہے'۔ ⑤ غازی عزیز مبارکپوری کا مقالہ 'حدیثِ نبوی، وحی ہے اور اس کا منکر کافر ہے'۔''[⑧]

رہا سنت کی آئینی حیثیت کے بارے میں، فاضل درس نظامی مولوی ازہر عباس صاحب کا یہ (شعوری یا غیر شعوری) کذب کہ اس مباحثہ میں ایک لفظ بھی 'حدیث وحی ہے' کے موضوع پر نہیں ہے، تو اس دروغ کے ڈھول کا پول بھی، خود میں نے مولانا مودودیؒ کی مذکورہ کتاب میں سے سترہ عنوانات پیش کرکے کھول دیا تھا، جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

''① کیا حضورؐ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی آتی تھی؟ ② ما أنزل الله سے کیا مراد ہے؟ صرف قرآنی وحی یا خارج از قرآن، وحی بھی؟ ③ وحی سے کیا مراد ہے؟ ④ از روئے قرآن وحی کی اقسام کیا ہیں؟ ⑤ کیا وحی غیر متلو بھی جبریل ہی لاتے تھے؟ ⑥ وحی غیر متلو پر ایمان ایمان بالرسول کا جز ہے۔ ⑦ کیا وحی خواب کی صورت میں بھی ہوتی ہے؟ ⑧ وحی بلا الفاظ کی حقیقت ونوعیت؟ ⑨ وحی متلو اور غیر متلو کا فرق ⑨ کیا وحی صرف قرآن تک ہی محدود ہے؟''[⑨]

ان ساری نگارشات اور جملہ حوالوں سے صرفِ نظر کرتے ہوئے جب فاضل درس نظامی مولوی ازہر عباس صاحب نے پھر یہ مطالبہ بطور تحدی پیش کیا کہ

''پروفیسر (مولوی) محمد دین قاسمی اور ان کی معرفت تمام علماء اسلام کو تحدی (Challenge) کرتا ہوں کہ وہ اس موضوع پر کوئی جامع ومبسوط مضمون تحریر فرمائیں: وإن لم تفعلوا ولن تفعلوا''[⑩]

---

⑧ محدث، نومبر ۲۰۰۵ء، ص ۵۵ ⑨ محدث، نومبر ۲۰۰۵ء، ص ۵۷

www.KitaboSunnat.com

اس تحدی پر جواباً میں نے یہ لکھا تھا کہ

''اب اس فاضل درسِ نظامی مولوی صاحب کو یہ کون سمجھائے کہ خدائی لب و لہجے میں دیے جانے والے اس چیلنج سے بہت پہلے سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ 'جامع ومبسوط مضمون' کیا بلکہ منکرین حدیث کے جملہ اعتراضات واشکالات کا مفصل جواب 'ترجمان القرآن ۱۹۶۱ء' کے شمارہ میں اور 'سنت کی آئینی حیثیت' نامی کتاب کے ۳۹۲ صفحات پر پیش کر چکے ہیں۔ چونکہ اس قلمی مباحثہ نے منکرین حدیث کے غبارۂ استدلال کی ساری ہوا نکال دی تھی، اس لئے اپنے حلقہ کے لوگوں میں اس غبارے کو ہوا سے بھرا ہوا ظاہر کرنے کے لئے بار بار یہ لوگ اپنے اس پراپیگنڈے کو دہراتے چلے جاتے ہیں کہ ''علماء کرام اس موضوع پر لکھنے سے ہمیشہ گریز کرتے ہیں۔'' تاکہ طلوعِ اسلام کے قارئین کو اپنے اس یکطرفہ یلغاری پراپیگنڈے کے خول میں بند رکھا جائے اور ان تک اپنے مخالفین کے روشن موقف کی کوئی کرن نہ پہنچنے پائے، اسی لئے اس پورے قلمی مباحثہ کو من وعن طلوع اسلام میں شائع نہیں کیا گیا (حالانکہ منکرین حدیث کے مباحث ڈاکٹر عبدالودود صاحب اس کی اشاعت کا وعدہ کر چکے تھے)۔''⑪

زیر بحث موضوع پر میری طرف سے حوالہ شدہ مولانا مودودیؒ کی نگارشات کو اور مدیر محدث جناب حسن مدنی صاحب کے بیان کردہ اُن مضامین ومقالات کو (جن کی فہرست 'فتنۂ انکارِ حدیث نمبر' میں موجود ہے) نظر انداز کرتے ہوئے، بلکہ ان کے متعلق یہ صریح جھوٹ بولتے ہوئے کہ —— ان میں ایک لفظ بھی 'حدیث وحی ہے' کے موضوع پر نہیں ہے—— فاضل درسِ نظامی، مولوی ازہر عباس صاحب نے جب ازسرنو چیلنج پیش کیا تھا تو میں نے عرض کیا تھا کہ مولوی ازہر عباس صاحب

''اگر طلوع اسلام میں دوطرفہ مباحث کو بغیر قطع وبرید کے صحیح صحیح شائع کرنے کی یقین دہانی (طلوعِ اسلام ہی میں) کرا دیں تو ان کے چیلنج کو قبول کیا جاسکتا ہے۔''⑫

ہم نے دسمبر ۲۰۰۵ء سے لے کر مارچ ۲۰۰۶ء تک کے طلوعِ اسلام کو مسلسل دیکھا تو ہمیں مایوسی ہوئی کہ اس قسم کی یقین دہانی سے ہر شمارہ خالی تھا۔ اپریل ۲۰۰۶ء کے شمارہ کی فہرست میں 'محدث کی خدمتِ عالیہ میں' کا عنوان دیکھ کر ہمیں خوشی ہوئی کہ اس میں یقیناً ہماری مطلوبہ

---

⑩ طلوع اسلام، نومبر ۲۰۰۵ء، ص ۲۷ ⑪ محدث، نومبر ۲۰۰۵ء، ص ۶۰

⑫ محدث، نومبر ۲۰۰۵ء، ص ۶۱

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

یقین دہانی موجود ہوگی، ع لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شد۔ ایسی کسی یقین دہانی کا ذکر تک نہ تھا بلکہ ۹ نکات پیش کر کے، یہ مطالبہ داغا گیا کہ ان کا جواب دیا جائے۔ یہ بالکل وہی تکنیک ہے جو ڈاکٹر عبدالودود صاحب نے مولانا مودودیؒ سے دورانِ مراسلت اختیار کر رکھی تھی کہ مولانا محترم کے دلائل کو نظر انداز کر کے بحث کو بے جا طول دیتے ہوئے ہر خط میں کچھ نئے نکات سامنے لا کر یہ مطالبہ کیا کرتے تھے کہ ان کا جواب دیا جائے۔

بندۂ خدا! اگر آپ واقعی 'احقاقِ حق اور ابطالِ باطل' ہی کا مقصد پیش نظر رکھتے ہیں تو اس کا تقاضا بھی یہی ہے (اور فائدہ بھی اسی صورت میں ہے) کہ فریقین کا موقف بلاکم و کاست 'طلوعِ اسلام' اور 'محدث' دونوں میں شائع ہو تا کہ دونوں طرف کے قارئین، جانبین کے موقف کو پڑھ کر کوئی حتمی رائے قائم کرسکیں۔ اسی بلاکم و کاست 'طلوع اسلام' میں ہمارے موقف کی اشاعت کی یقین دہانی ہمیں مطلوب ہے۔ کارپردازانِ طلوعِ اسلام کا ایسی یقین دہانی سے گریز یہ ظاہر کرتا ہے کہ 'احقاقِ حق اور ابطالِ باطل' ان کے پیش نظر ہرگز نہیں ہے، بلکہ یہ لوگ صرف یہ چاہتے ہیں کہ قلم کے ذریعہ عقلی کشتی اور ذہنی دنگل لڑتے ہوئے قارئین طلوعِ اسلام کو اپنے یک رُخے مطالعہ کے خول میں بند رکھا جائے اور اُن کے ظلمت کدوں میں ہمارے روشن موقف کی کوئی کرن بھی نہ پہنچنے دی جائے۔ تاریکیوں میں پلنے والوں کا ہمیشہ سے یہی رویہ رہا ہے کہ ظلمت کے دبیز پردے ان پر بدستور قائم رہیں، اور ان کا تاریک موقف یکطرفہ طور پر ہی ان کے قارئین تک پہنچتا رہے۔

یہی وجہ ہے کہ ماضی میں طلوعِ اسلام (مولانا مودودیؒ کے دلائل و براہین کو اپنے صفحات میں شائع کرنے کی بجائے) ڈاکٹر عبدالودود صاحب ہی کے موقف کو یکطرفہ طور پر شائع کرتا رہا ہے (حالانکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس پوری مراسلت کی اشاعت کا ابتدا ہی میں وعدہ کرڈالا تھا، اور پھر وہ یہ وعدہ نبھا نہ سکے) آج پھر طلوعِ اسلام یہ چاہتا ہے کہ اس بحث کو نئے سرے سے چھیڑا جائے لیکن اشاعت کا وعدہ نہ کیا جائے تا کہ ماضی کی طرح 'وعدہ خلافی' کے الزام سے بچا جائے اور ساتھ ہی مطلوبہ یقین دہانی بھی نہ کرائی جائے، تا کہ یہ راہ کھلی رکھی جائے کہ اپنے مخالفین کے مضبوط موقف کو خود اُن کے اپنے الفاظ میں پیش کرنے کی بجائے

اُسے اپنے من مانے مفہوم کے ساتھ پیش کیا جاسکے۔ اسے مکتبِ طلوع اسلام کی کرامت سمجھئے یا پرویز صاحب کا فیضانِ نظر کہ کذب و خیانت کی روش اپنانے میں مولوی ازہر عباس صاحب پرویز صاحب کے طابق النعل بالنعل پیروکار ہیں، وہ بھی اپنے پیشوا ومقتدا کی طرح علما کے موقف کو علما کے اپنے الفاظ میں پیش کرنے کی بجائے اپنے خودساختہ الفاظ میں پیش کرنے کے عادی ہیں، جیسا کہ مئی ۲۰۰۵ء کے شمارۂ طلوع اسلام میں اُنہوں نے نسخ کی حقیقت کو کسی عالم دین کے اصل الفاظ میں درج کرنے کی بجائے تغیر شدہ مفہوم کے ساتھ اپنے من گھڑت الفاظ میں پیش کیا ہے۔ متعلقین طلوع اسلام کی ایسی ہی حرکات کو دیکھتے ہوئے میں نے یہ عرض کیا تھا کہ

''وابستگانِ طلوعِ اسلام اوراس کے کارپردازوں کے اخلاق و کردار سے یہ توقع بھی نہیں کی جاسکتی کہ وہ اپنے مخالف کے موقف کو بلاکم و کاست صحت و دیانتداری کے ساتھ، اپنے رسالہ میں شائع کریں گے، جیسا کہ ماضی کا تجربہ اس پر شاہد ہے۔''[۱۳]

اب اگر طلوعِ اسلام، بلاکم و کاست، ہمارا موقف اپنے ہاں شائع کرنے سے گریزاں ہے اوراپنے یکطرفہ پراپیگنڈے کے ذریعہ سے اپنے قارئین کو یہی باور کروانا چاہتا ہے کہ علماے کرام قرآنِ کریم کے علاوہ وحی کے اثبات سے عاجز و گریزاں رہے ہیں اور اپنی لاف زنی کے ذریعہ اپنے قارئین کے قلوب واذہان میں یہی تاثر پیدا کرنا چاہتا ہے کہ

''ہمارا ملا، طلوعِ اسلام میں پیش کردہ دعوت کا جواب دلائل و براہین سے تو دے نہیں سکتا (اس لئے کہ وہ قرآن کی دعوت ہے، اور ملا بیچارہ قرآنی دعوت سے محروم ہوتا ہے)''[۱۴]

نیز یہ کہ جو روشِ بدخود طلوع اسلام نے اپنا رکھی ہے، اُسے اپنے مخالفین کے سرتھوپ کر، اپنے قارئین کو یہ یقین دلایا جائے کہ

''ہمارے خلاف پراپیگنڈہ کرنے والوں کی کیفیت جدا ہے۔ وہ یہ نہیں کرتے کہ جو کچھ طلوعِ اسلام کہتا ہے، اُسے اُس کے الفاظ میں اس کے قارئین یا سامعین کے سامنے پیش کرکے، اس پر قرآن کریم کی روشنی میں تنقید کریں۔ وہ کرتے یہ ہیں کہ اپنی طرف سے ایک غلط بات وضع کرتے ہیں اوراسے طلوعِ اسلام کی طرف منسوب کرکے گالیاں دینی شروع کردیتے ہیں۔''[۱۵]

[۱۳] محدث، نومبر ۲۰۰۵ء، ص ۶۱ [۱۴] طلوع اسلام، مئی ۱۹۵۳ء، ص ۴۷

© rasailojaraid.com

تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ طلوع اسلام اپنی روشِ کذب و خیانت کو اپنائے رکھنے پر بھی مصر ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کے قارئین کی نگاہوں سے اس کی دروغ گوئی اور خیانت کاری چھپی رہے۔

آخر میں، پھر یہ گزارش ہے کہ اگر واقعی مولوی ازہر عباس صاحب (فاضل درسِ نظامی) 'احقاقِ حق اور ابطالِ باطل' کے مقصد میں مخلص اور نیک نیت ہیں، تو اُنہیں ہماری مطلوبہ یقین دہانی کی طلوعِ اسلام میں اشاعت میں تامل نہیں ہونا چاہئے۔ جونہی وہ ایسا کریں گے ہم زیربحث موضوع پر اپنا مفصل مقالہ ارسالِ خدمت کردیں گے، جو بیک وقت 'محدث' میں بھی اور طلوعِ اسلام میں بھی شائع ہوگا، اسی طرح جواب اور پھر جواب الجواب بھی دونوں مجلات میں شائع ہوں گے اور جب یہ بحث چل نکلے گی تو مولوی ازہر عباس کے حالیہ ۹ نکات بھی (دیگر نکات کے ساتھ) زیر بحث آجائیں گے۔

---

⑮ طلوع اسلام، اپریل ۱۹۷۹ء، ص ۶۱

## ضروری تصحیح

محدث جلد ۳۸، عدد ۴ (ربیع الاول ۱۴۲۷ھ/اپریل ۲۰۰۶ء) کے ادارتی صفحات میں میرے خطبہ جمعہ کو تحریری شکل میں منتقل کر کے شائع کیا گیا ہے۔ صفحہ ص ۷ کی سطر ۲ میں مذکور الفاظ (غیروں کی تہذیب کی نقالی کے علاوہ) بریکٹ میں آنے چاہئیں، ورنہ مفہوم مقصد کے منافی بن رہا ہے یعنی میرا مقصود مغربی تہذیبی مسائل میں غیروں سے تشبہ میں احتیاط وتحفظ کا رویہ ملحوظ رکھنا ہے، نہ کہ غیروں سے نقالی میں نرمی کی ترغیب۔ بریکٹ ختم کردینے سے مفہوم بالکل اُلٹ ہوگیا ہے۔ لہٰذا قارئین 'غیروں کی تہذیب کی نقالی کے علاوہ' عبارت کو خطوط وحدانی (بریکٹ) میں رکھیں تو مفہوم صحیح رہے گا۔ علاوہ ازیں اس صفحہ کی سطر ۱۷ میں ذکر الفاظِ حدیث میں سھل کے بعد قریب کا لفظ کتابت میں رہ گیا ہے، حالانکہ ترجمہ درست ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔ شکریہ (حافظ عبدالرحمٰن مدنی)

© rasailojaraid.com

www.KitaboSunnat.com